رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ❖ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

نمبر ۳۶ | مورخہ ۱۱ ر نومبر سنہ ۱۹۲۰ء | پنجشنبہ | مطابق ۲۹ ر صفر سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ہفتہ میں تین بار درس قرآن کریم باقاعدہ ہوتا ہے۔

۷۔ نومبر ایک عیسائی جن کا نام عنایت اللہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ؎

کالجوں میں مزید تعطیلات ہوجانے کی وجہ سے چند ایک کالجیئٹ اصحاب یہاں آئے ہیں ؎

جناب عبداللہ خان صاحب واپس مالیر کوٹلہ چلے گئے ؎

نظم

یہ کام نہ اب ترک نہ ساوات کرینگے

(از ماسٹر علی محمد صاحب بی۔اے)

شیطان سے جو ترک موالات کرینگے
لاریب فرشتوں سے ملاقات کرینگے

انگریز نے آزادئ مذہب ہمیں دی ہے
آزاد ہیں اظہارِ خیالات کرینگے

انگریزی حکومت کو سمجھتے ہیں جو اک فضل
کیونکر وہ بھلا ترکِ خطابات کرینگے

انگریز چلے جائیں اگر ہند سے اسوقت
ہندو نہ مسلمان مساوات کرینگے۔

گو وصل کے سامان نہیں ہم کو میسّر
پر یار کے کوچے میں بسر رات کرینگے

بگڑی ہوئی بن جائیگی تقدیر ہماری
جب غیر سے وہ ترکِ مدارات کرینگے

دیدار پہ اصرار کیا میں نے جو ہر چند
فرمایا کہ کل تم سے ملاقات کرینگے

اسلام کی راہوں سے قدم دور جو ماریں
ہم اُن سے نہ واللہ کبھی بات کرینگے

دم مارنے کا اسکو نہ ہوگا کبھی یارا
شیطان سے کچھ اسطرح حسابات کرینگے

دنیا کی نگاہوں میں بھی ہوجائینگے مقبول
جسوقت کہ ہم کسب کمالات کرینگے۔

کی نوش ہے اب ہم نے مئے عشق حقیقی
دنیا کے تہ و بالا خرابات کرینگے

مغلوں کو خدا نے ہے چنا بہر خلافت
یہ کام نہ اب ترک نہ سادات کرینگے

دنیا تو وسائل سے ملا کرتی ہے صابر
کس طرح وہ پرداز ین آلات کرینگے

نامۂ لندن

نوشتہ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر ۱۴ر اکتوبر ۱۹۲۰ء

ایک امریکن ہمدرد کا خط

مسٹر مینارڈ Maynard جو کولمبیا یونیورسٹی نیویارک میں پروفیسر ہیں اور گزشتہ ایام میں جب لندن آئے۔ اور احمدی مبلغین سے ملاقی ہوئے تھے تو آپ نے حضرت جری اللہ کے دعاوی سن کر اور دلائل و معجزات معلوم کر کے فرمایا تھا۔ "واقعی احمدؑ نبی اللہ تھے"۔ یہ نیک فطرت امریکن اپنے ملک سے ایک تازہ خط میں لکھتے ہیں :۔

"ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا لنڈن میں آپ سے ملاقات کئے ہوئے ایک زمانہ گزر گیا ہے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ میں اس مختصر سی صحبت کو جو ہمسٹار سٹریٹ میں میسر آئی تھی۔ کبھی نہیں بھول سکتا۔ مجھے کامل یقین ہے کہ اگر ہندوستان جانے والے اعیان مسیحیت کچھ دن آپ سے سبق پڑھ لیتے تو وہ بہتر کام کر سکتے۔ ابھی تک میں مفتی محمد صادق سے نہیں مل سکا۔ مگر میں ارادہ رکھتا ہوں کہ ان سے جلد ملونگا۔"

اس خط کے ساتھ ۱۰ شلنگ ارسال خدمت ہیں۔ کاش کہ میں اس سے زیادہ بھیج سکتا۔ میں امید کرتا ہوں۔ وہ وقت آئیگا۔ جب میں زیادہ خدمت کر سکونگا۔ اس میں ۴ شلنگ امداد غربا۔ اور ۶ شلنگ آپ جہاں چاہیں خرچ فرما لیں۔

میں قرآن پاک کے ترجمہ کی پہلی قسط کا مطالعہ کر رہا ہوں یہ ایک نہایت شاندار تصنیف ہے۔ جہاں تک ہو سکیگا میں اس ترجمہ کی اشاعت کیلئے کوشش کرونگا۔ اس کے مطالعہ نے مجھے اپنی دینی کم علمی کی اطلاع دی ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ میں نے اپنی عربی مشق کی کمی کے باعث بھول جانیکا موقعہ دیا۔ لیکن اب میں اسے واپس لانیکی کوشش کر رہا ہوں۔ اور ارادہ رکھتا ہوں۔ کہ پہلے علم پر اور اضافہ کروں ہم مغربی لوگ ابھی مشرق سے بہت کچھ سیکھنے کے محتاج ہیں لیکن ہم ہمیشہ جلد بازی سے کام لیتے ہیں۔

یہ امر اب بالکل واضح ہے کہ مغربی لوگوں نے انجیل کے پیغام کو بہت کچھ غلط ملط کیا ہے۔ پھر یہ لوگ کیوں اپنے جھوٹے مفہوم کو زبردستی ان لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ جو کہ ان کی نسبت اس پیغام کا بہتر علم رکھتے ہیں۔

میرے فہم میں گو آہستگی کے ساتھ ترقی واقعہ ہوگی۔ تاہم میں اس بات سے مایوس نہیں۔ کہ میں جلد اور روشنی ملاحظہ کرونگا۔"

آپکا وفادار

جان اے مینارڈ

ماریشس میں احمدیت

مولنا صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے مسلم مشنری روز ہل رقام فرماتے ہیں کہ :۔

۲۵ر ستمبر کو فنکس میں بمعیت مولوی عبید اللہ صاحب جا کر تقریر کی۔ پہلے مولوی عبید اللہ صاحب نے سچے مذہب کی معرفت پر تقریر کی مابعد میں نے تقریر کی۔ اور ثابت کیا۔ کہ حضرت احمدؑ مسیح موعود نے لوگوں کو بلایا بعض نے یہ گمان کیا کہ جھوٹا ہے۔ مگر ڈرتے ہوئے مقابلہ کے لئے نہ نکلے۔ اور سمجھے کہ تھوڑی مدت میں فوت ہو جائیگا۔ اور پھر میدان انہی کے ہاتھ رہیگا۔ مگر بعض نے غور کیا اور صداقت کے دلائل کو معلوم کر کے اسے قبول کر لیا۔ اور اب احمدؑ کے بعد بہت سے لوگوں نے صداقت کی دلیلیں سیکھ سیکھ کر دوسروں کو تبلیغ کرنا شروع کی ہے۔ اور نہ صرف ہندوستان میں۔ بلکہ نائجیریا سیرالیون انگلستان۔ امریکہ۔ آسٹریلیا میں جا پہنچے ہیں خدا کے فضل سے سامعین پر اچھا اثر ہوا۔ ایک غیر احمدی نے وعدہ کیا۔ کہ میں ہر جمعہ روز ہل میں احمدیوں کے ساتھ پڑھا کرونگا۔ چنانچہ اس نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ اور امید انشاء اللہ چند یوم تک اعلان احمدیت کر دیگا۔

خدا کے فضل سے مقدمہ مسجد کی کارروائی ختم ہو چکی ہے۔ صرف عدالت نے فیصلہ صادر نہیں کیا۔ اس لئے ہم نے ارادہ کیا ہے۔ کہ ہر ماہ کے پہلے اتوار کو سینیما ہال روز ہل میں ایک پبلک لیکچر دیا جایا کرے۔ الحمد للہ کہ اس پر عملدرآمد شروع ہو گیا ہے۔ چنانچہ ۳ر اکتوبر ۱۹۲۰ء کی دوپہر کو لیکچر شروع ہوا۔ تعداد سامعین اچھی تھی۔ تقریر کا ماحصل یہ تھا۔ کہ زندہ مذہب صرف اسلام ہے۔ جس کا زندہ ثبوت حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے حقیقی جانشین ہیں۔ وید کا مذہب زندہ نہیں کیونکہ وید کے پیروؤں کے ساتھ خدا ہمکلام نہیں ہوتا۔ نہ انجیل کا مذہب زندہ ہے۔ کیونکہ حواریین مسیحؑ کے بعد کسی عیسائی پر الہام و روح القدس نازل نہیں ہوتا۔ میں نے بتایا۔ کہ غیر احمدیوں کا اسلام بھی مردہ ہے اسلام کی صداقت کا زندہ ثبوت مسیح موعود ہی ہے۔ خدا کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔

اس جلسہ میں اہل ہنود کے معززین بھی شامل تھے چنانچہ ایک بیرسٹر ایٹ لا اور ایک اینٹر نی ایٹ لا وہ تھے۔ مولوی عبید اللہ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ایک احمدی بھائی کے لڑکے کی فوتیدگی پر جو مجمع ہوا۔ انہیں تبلیغ کیگئی۔ عورتوں میں بھی وعظ ہوا۔

فلک کے اسٹیشن پر ایک عیسائی سے گفتگو کیگئی۔ چونکہ وہ اردو نہیں سمجھ سکتا تھا۔ اسلئے پہلی مرتبہ مجلس عام میں ماریشس کی زبان میں مذہبی مسئلہ پر گفتگو کی۔

رپورٹ ماہواری اخبار الفضل

ماہ اکتوبر میں ۴۵ خریدار بڑھے مگر ۳۵ اخبار بوجہ واپسی وغیرہ مد امانت میں رکھے گئے یا یوں کہیئے کہ بند کر دئیے گئے مفصلہ ذیل احباب نے خریدار بڑھانے میں کوشش فرمائی۔ شکر اللہ سعیہم۔

۱۔ حکیم احمد حسین صاحب مبلغ لائلپور ... ... ۳ خریدار
۲۔ جناب شکیل احمد صاحب ... ... ۲ "
۳۔ منشی غلام حیدر صاحب پٹواری تلونڈی راہوالی۔ ۲ "
۴۔ حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ... ۱ "
۵۔ بابو علی محمد صاحب فیروزپور۔ ایک خریدار اکتوبر میں۔
۶۔ سید عباس علی شاہ صاحب گارڈ ریلوے پشاور۔ ۱ خریدار

بعض اور احباب نے بھی خریدار دئیے ہیں مگر چونکہ ابھی قیمت وصول نہیں ہوئی اسلئے انکے نام نامی اگلے مہینے میں شکریہ کے ساتھ درج اخبار ہونگے۔

مینجر الفضل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۲۰ء

کامیابی کا گُر

موجودہ حالات میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے

"اگر حاکم ظالم ہو۔ تو اس کو بُرا نہ کہتے پھرو۔ بلکہ اپنی حالت میں اصلاح کرو۔ خدا اس کو بدل دیگا۔ یا اسی کو نیک کر دے گا۔ جو تکلیف آتی ہے وہ اپنی ہی بدعملیوں کے سبب آتی ہے۔ ورنہ مومن کے ساتھ خدا کا ستارہ ہوتا ہے۔ مومن کے لئے خدا تعالےٰ آپ سامان مہیا کر دیتا ہے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نصیحت اگرچہ انفرادی حالت کے متعلق فرمائی ہے۔ یعنی ایسی حالت کے متعلق فرمائی ہے۔ کہ اگر کسی ظالم حاکم کے ماتحت انسان ہو۔ تو اس کے لئے یہ مناسب نہیں ہے۔ کہ اس حاکم کو برا کہتا پھرے۔ بلکہ اپنی حالت کی اصلاح کرے۔ اپنے اندر جو نقائص اور کمزوریاں ہوں۔ ان کو دور کرے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ خدا تعالےٰ یا تو اس ظالم حاکم کو بدل دیگا یا اس کو ایسا نیک بنا دیگا۔ کہ اس کی طرف سے جو تکالیف پہنچ رہی ہوں۔ وہ دور ہو جائینگی۔ لیکن اس کو وسیع معنوں میں بھی لیا جا سکتا ہے۔ یعنی اگر حکومت کے متعلق یہ خیال ہو کہ اس کی طرف سے تکالیف پہنچ رہی ہیں۔ اور اس کی طرف سے ظلم سرزد ہو رہے ہیں۔ تو اس کا علاج بھی یہی ہے۔ کہ حکومت کو برا بھلا کہنے کی بجائے لوگ اپنی حالت میں اصلاح کریں۔

مسلمانوں کے ان حالات اور خیالات کو مدنظر رکھ کر جو اس وقت وہ ظاہر کر رہے ہیں۔ ہم نہایت دردِ دل اور پورے اخلاص کے ساتھ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس نصیحت کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ پیش آمدہ حالات اور واقعات کی وجہ سے مسلمانان ہند میں بے چینی اور بے آرامی پائی جاتی ہے۔ اور وہ خیال کر رہے ہیں کہ حکومت برطانیہ کے بعض افراد جو اس وقت طرز حکومت میں پورے دخیل ہیں ایسے افعال کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اور ان سے ایسے طرز عمل کا اظہار ہوا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ نظام حکومت جو ان کے تحت میں ہے۔ انصاف اور خالص ایمانداری پر مبنی نہیں ہو سکتا۔

لیکن اس میں بھی شک نہیں اور کوئی مسلمان اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ مسلمانوں کی اپنی حالت نہائت درجہ افسوسناک اور قابل اصلاح ہے۔ اور خود مسلمان اس بات کا اعتراف کر رہے ہیں۔ کہ وہ مسلمان کہلانے کے مستحق نہیں ہیں چنانچہ اخبار اہلحدیث امرتسر اپنے ۲۹ اکتوبر ۱۹۲۰ء کے پرچہ میں لکھتا ہے۔

"آج مسلمانوں کی حالت۔ کو اگر متقدمین کی حالت سے مقابلہ کیا جائے۔ تو معلوم ہو سکتا ہے کہ آجکل کے مسلمان مسلمان کہلائے جانے کے قابل نہیں ہو سکتے اور نہ ان مسلمانوں کو کوئی مناسبت یا توازن قدمائے اسلام سے ہو سکتی ہے۔"

پس ایک طرف ان مشکلات اور مصائب کو دیکھ کر جنہیں مسلمان محسوس کر رہے ہیں۔ اور جن کی وجہ سے ان میں بے چینی پائی جاتی ہے۔ اور دوسری طرف ان کی حالت کو مدنظر رکھ کر کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس وقت اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مذکورہ بالا نصیحت پر عمل کیا جائے۔ تو نہایت مفید ہو سکتا اور اچھے نتائج نکل سکتے ہیں۔

ہم ملکی لیڈروں کا پورا پورا احترام کرتے ہوئے اور ان کی نیت کے متعلق کسی قسم کے شک و شبہ کا اظہار کئے بغیر کہہ سکتے ہیں کہ پیش آمدہ حالات پر غالب آنے کے لئے جو طرز عمل وہ تجویز کر رہے ہیں۔ وہ نہ صرف بڑے بڑے خطرات اور نقصانات اپنے اندر رکھتا ہے۔ بلکہ اس کے کسی قسم کی کامیابی کی امید رکھنا بھی محال ہے۔

مثلاً عدم تعاون کے سلسلہ میں کالجوں اور سکولوں سے طلباء کو نکال لینا قومی خودکشی سے کم حقیقت نہیں رکھتا کوئی سنجیدہ اور متین شخص اس بات سے انکار نہیں کر سکتا ہے کہ ہر ایک قوم کی ترقی کا بہت بڑا انحصار اس کے بچوں کی تعلیم و تربیت پر ہوتا ہے۔ اور جس قدر زیادہ زور اور کوشش بچوں اور نوجوانوں کی تربیت پر صرف کی جائے۔ اسی قدر زیادہ جلدی ترقی کی امید ہو سکتی ہے۔ اب اگر قوم کی اٹھتی پود کو سکولوں اور کالجوں سے نکال لیا گیا۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ ایسی مفید نہیں بن سکیگی۔ جیسی کہ تعلیم یافتہ ہو کر بن سکتی تھی۔ کیونکہ حالات موجودہ میں اپنے طور پر اس قدر اعلیٰ تعلیم کا انتظام کرنا جس قدر کہ موجودہ کالجوں اور سکولوں میں ہے۔ مشکل ہی نہیں۔ بلکہ قطعاً ناممکن ہے مالی سوال کو اگر چھوڑ بھی دیا جائے۔ حالانکہ لوگوں کی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے آسانی کے ساتھ اس سے قطع نظر نہیں کیا جا سکتا۔ تو اعلیٰ تعلیم دینے والوں کا ملنا ہی نہایت مشکل ہے۔ علی گڑھ کالج کے مقابلہ میں جس "قومی کالج" کی تجویز کی جا رہی ہے۔ اسی کے متعلق دیکھ لیا جائے۔ پرنسپل کا عہدہ خود مسٹر محمد علی صاحب کو ہی لینا پڑا کیا اگر مجوزہ قومی کالج معرض وجود میں آ ہی گیا اور مسٹر محمد علی صاحب اس میں بطور پرنسپل باقاعدہ کام کرتے رہے۔ تو انہیں اپنی دوسری سرگرمیوں سے دست بردار نہیں ہونا پڑے گا۔ اور اس کا نتیجہ یہ نہیں ہو گا۔ کہ وہ عدم تعاون کی ایک ہی شق میں الجھ کر رہ جائینگے۔

جب ایک کالج کے قیام کے لئے سوائے مسٹر محمد علی صاحب کے جو ترک تعلقات کی تحریک کے روح رواں ہیں دوسرا شخص نہیں مل سکا۔ تو متعدد کالجوں کی بجائے نئے کالج بنانے اور انہیں چلانے کے لئے کہاں سے آدمی آئینگے۔ اور جب قابل آدمی نہ ملینگے۔ تو تعلیم کس طرح دی جا سکیگی۔

اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ عدم تعاون کی ایک ہی شق کس قدر مشکلات کے پہلو لئے ہوئے ہے۔ اسی سے دوسری شقوں کی مشکلات کا بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

پس اگرچہ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ ناگوار حالات اور تکلیف دہ صدمات سے متاثر ہو کر عدم تعاون کا طرز عمل تجویز کیا گیا ہے۔ اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس کے مجوزین نے پوری نیک نیتی سے اسکو اپنے لئے چارہ کار سمجھا ہے لیکن ہم یہ سمجھنے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہیں کہ کامیابی

اور کامرانی تک پہنچانے کا باعث بھی ہو سکتا ہے۔ کامیابی کا اگر کوئی طریق ہے۔ تو صرف وہی جس کی تلقین حضرت مسیح موعود نے کی ہے کہ اپنی حالت کی اصلاح کرو۔

اگر مسلمان اپنی حالت کی اصلاح کر لیں۔ وہ اعمال اور وہ افعال ترک کر دیں۔ جو خدا تعالےٰ کو ناپسند ہیں۔ اور اس راستہ پر چلنے لگ جائیں۔ جو خدا تعالےٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ تو پھر ممکن نہیں۔ کہ ان کی وہ شکایات دور نہ ہو جائیں جو انہیں حکمران طبقہ سے ہیں۔ اور ان کی وہ تکلیفیں جاتی رہیں۔ جن کی وجہ سے وہ بے چین اور بے آرام نظر آ رہے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک ثابت شدہ حقیقت اور تجربہ شدہ صداقت ہے۔ کہ جو بھی تکلیف آتی ہے۔ وہ در اصل اپنی ہی بد عملیوں کے سبب آتی ہے۔ ورنہ مومن کے ساتھ خدا کا ستارہ ہوتا ہے اور مومن کے لئے خدا تعالیٰ آپ سامان مہیا کر دیتا ہے۔

کیا یہ ہو سکتا ہے کہ مسلمان اپنی اصلاح کر لیں۔ اپنے اخلاق اپنی عادات اپنے اعمال میں اصلاح کر کے خدا تعالیٰ کو راضی کر لیں۔ اور پھر بھی وہ آلام و مصائب میں گھرے رہیں۔ ہرگز نہیں۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ خدا تعالیٰ راضی ہو اور پھر کسی کی ناراضی پریشان و ہراسان کر سکے۔ یہ ناممکن ہے۔ کہ لوگ اپنی بد عملیوں کو چھوڑ دیں۔ مگر خدا تعالےٰ ان کی مشکلات اور مصائب کو دور نہ کر دے۔ یہ محال ہے کہ مسلمان حقیقی مسلمان بن جائیں۔ مگر خدا تعالیٰ کا ستارہ ان کے ساتھ نہ ہو۔ یہ بعید از وہم و گمان ہے کہ مسلمان پورے طور پر اپنے آپ کو خدا کی رضامندی حاصل کرنے میں مشغول کر لیں۔ مگر خدا تعالےٰ ان کے لئے سامان فلاح مہیا نہ کرے۔

پس اگر ہمارے مسلمان بھائی چاہتے ہیں کہ مشکلات اور تکالیف سے رہائی پائیں۔ اگر ان کی خواہش ہے۔ کہ حکمران طبقہ سے وہ بزعم خود عدل و انصاف حاصل کر سکیں۔ اگر ان کی تمنا ہے۔ کہ ایسے لوگ جن کے متعلق ان کا خیال ہے کہ وہ ظلم کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ وہ ظالم نہ رہیں۔ تو اس کا یہ طریق نہیں کہ تیز و تند تقریریں کرتے رہیں۔ حکام کو بھی برا بھلا کہتے پھریں۔ اور شدت غیظ و غضب میں اپنے نقصانات کی پروا نہ کریں بلکہ انہیں چاہیئے۔ کہ اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں۔ اپنے اندر جو کمزوریاں اور نقائص پاتے ہیں۔ ان کو دور کریں۔ تاکہ خدا تعالےٰ ان سے راضی ہو جائے۔ اور جب خدا تعالےٰ راضی ہو جائے۔ تو پھر کسی کی مجال نہیں کہ ان کو کوئی حقیقی نقصان پہنچا سکے۔ جیسا کہ خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔ انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا کہ ہم رسولوں اور ان لوگوں کی جو ان کو مانتے ہیں۔ اسی دنیا میں مدد کرتے ہیں ×

تعدد ازواج اور عیسائی ممالک

یہ بات ہر کہ و مہ کو معلوم ہے کہ یورپین ممالک میں بہ نسبت مردوں کے عورتیں بہت زیادہ ہیں۔ یورپ کے مدبرین اس امر پر غور کر رہے ہیں کہ ان فالتو مستورات کا کیا انتظام کیا جائے۔ بعض کا خیال ہے۔ کہ عورتوں کو فوج میں بھرتی کیا جائے۔ مگر اس تجویز پر یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ فوج میں بھرتی ہونے کو عورتیں پسند نہ کرینگی۔ بعض کا خیال ہے۔ کہ عورتوں کو قومی جائداد تسلیم کر لیا جاوے۔ مگر اس کے خلاف معترضین "روس کی عورتوں کی پریشانی" کا مضمون یاد دلاتے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ بھی عام مدبرین کا خیال ہے۔ کہ کثیر الازدواجی کی اجازت دی جائے۔ خواہ وہ تھوڑے عرصہ کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔ مگر انڈین میڈیکل گزٹ اس پر یہ اعتراض کرتا ہے۔ کہ "یہ تجویز علاوہ خلاف قدرت ہونے کے بوجہ قحط وغیرہ ناممکن العمل بھی ہے۔ کیونکہ آج کل ایک مرد ایک عورت کی ضرورتیں بھی بمشکل پوری کر سکتا ہے"۔

مگر ہم کہتے ہیں کہ تعدد ازدواج کا قدرت کے مخالف یا موافق ہونے کا فیصلہ حضرت موسیٰ سے کرایا جائے جن کی شریعت پر عمل کرنے والوں میں خود مسیح یسوع بھی شامل ہیں۔ اور کہ جن کی شرعی کتاب کے احکام میں سے ایک شوشہ یا نقطہ بھی حضرت مسیح منسوخ نہیں کر سکتے۔ (متی $\frac{5}{18}$)

اگر حضرت موسیٰ کی شریعت کی رو سے کثیر الازدواجی جائز ہے۔ اور خلاف قدرت نہیں (استثناء $\frac{21}{15}$) اور مابعد کے انبیاء مثل حضرت داؤد، حضرت سلیمان کا تعامل بھی اسی پر ہو۔ تو عیسائی صاحبان اسے خلاف قدرت کیونکر کہہ سکتے ہیں۔

رہی یہ بات کہ آج کل ایک مرد ایک عورت کی ضرورتیں بمشکل پوری کر سکتا ہے۔ تو زیادہ کی کس طرح کر سکیگا۔ اس کے متعلق ہم حضرت مسیح علیہ السلام کے حسب ذیل الفاظ کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

"میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ اپنی جان کا فکر نہ کرنا۔ کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا پئیں گے۔ اور نہ اپنے بدن کا کہ کیا پہنیں گے کیا جان خوراک سے اور بدن پوشاک سے بڑھ کر نہیں۔ ہوا کے پرندوں کو دیکھو کہ نہ بوتے ہیں۔ نہ کاٹتے۔ نہ کوٹھیوں میں جمع کرتے ہیں تو بھی تمہارا آسمانی باپ ان کو کھلاتا ہے۔ کیا تم ان سے زیادہ قدر نہیں رکھتے ۔۔ ۔۔ ۔۔۔۔ پس کل کے لئے فکر نہ کرو۔ کیونکہ کل کا دن اپنے آپ فکر کر لیگا"۔

(متی $\frac{6}{25 \text{ و } 26}$)

وہ لوگ جن کی کتاب مقدس کی یہ تعلیم ہو۔ انہیں ایک سے زیادہ عورتوں کی ضروریات پوری کرنے کے متعلق اظہار تشویش کا کوئی حق نہیں ہو سکتا ×

مضمون پبلک مباحثہ اور آریہ سماج کے متعلق تصحیح

یکم نومبر کے اخبار میں "پبلک مباحثہ اور آریہ سماج" کے عنوان سے جو مضمون شائع ہوا ہے۔ وہ ان الفاظ سے شروع ہوتا ہے کہ "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدائے پاک کی طرف سے روکا گیا تھا۔ کہ آپ پبلک مباحثہ نہ کریں"۔ لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولویوں کے بے ہودہ اور بے فائدہ مباحثوں کو دیکھ کر خود خدا تعالےٰ سے یہ عہد کیا تھا کہ:۔ "میں ان لوگوں سے مباحثات ہرگز نہیں کروں گا"۔

اگرچہ خدا تعالیٰ کے نبیوں اور ماموروں کا ہر ایک فعل خدا تعالیٰ کی منشاء اور ارادہ کے ماتحت ہوتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود کا یہ عہد بھی ایسا ہی ہے۔ لیکن اخبار کے الفاظ سے چونکہ یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ [illegible] حضرت مسیح موعود [illegible] ایسا کیا [illegible]

مسائل حاضرہ کے متعلق چند سوالات اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے جوابات

کوہ مری سے ایک گریجوایٹ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں چند سوالات لکھ کر بھیجے۔ جن کے حسب ذیل جواب حضور نے لکھوائے۔ (خاکسار محمد اسمٰعیل (مولوی فاضل)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے جو سوالات تحریر فرمائے ہیں۔ ان کے جوابات حسب ذیل ہیں:۔

سلسلہ احمدیہ کی غرض

سوال (۱) کیا سلسلہ احمدیہ کی وجہ ماموریت اشاعت اسلام ہے؟

جواب ۔ سلسلہ احمدیہ کی غرض مسلمان کہلانے والوں کو مسلمان بنانا ہے۔ چونکہ ہر مسلم کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی طاقت کے مطابق اشاعت اسلام کرے۔ اس لئے ہر احمدی کا فرض اشاعت اسلام بھی ہو جائیگا ۔

اشاعت اسلام اور اسلام کے بنیادی اصول

سوال (۲) کیا اشاعت اسلام کے اندر ان تمام اصول کی اشاعت نہیں آتی۔ جو اسلام کے بنیادی اصول کہلاتے ہیں؟

جواب ۔ اشاعت اسلام کے اندر ان تمام اصول کی اشاعت آجاتی ہے۔ جو اسلام کے بنیادی اصول ہیں۔ مگر ان اصول کی اشاعت اس میں نہیں آتی۔ جو اصول اسلام کہلاتے ہیں جیسا کہ آپ نے تحریر کیا ہے ۔

اسلام کے بنیادی اصول

سوال (۳) کیا توحید و رسالت کے علاوہ اسلام کے کوئی اور اصول بھی ہیں؟

جواب ۔ اسلام کے بنیادی اصول دو قسم کے ہیں۔ ایک عقاید کے متعلق دوسرے اعمال کے متعلق ۔

عقاید کے متعلق یہ اصول ہیں۔ خدا کو ایک ماننا۔ اس کے تمام نبیوں پر ایمان لانا۔ قضا و قدر پر ایمان لانا۔ ملائکہ پر ایمان لانا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی ان تمام وحیوں پر ایمان لانا جو اس کے انبیاء پر نازل ہوتی ہیں۔ بعث بعد الموت پر ایمان لانا ۔

اعمال میں سے نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ اعمار کے بنیادی اصول ہیں۔ اور قتل نہ کرنا۔ چوری نہ کرنا۔ زنا نہ کرنا۔ خیانت نہ کرنا نواہی کے ۔

اور اگر شرک کو اعمال میں داخل کیا جاوے۔ تو اس صورت میں شرک بھی اعمال منہیہ میں داخل ہوگا ۔

حریت اور مساوات

سوال (۴) کیا حریت و مساوات کے زرین اصول اسلام کے بنیادی اصول نہیں ہیں۔ اور کیا یہ ہر دو اصول اشاعت اسلام کے زمرہ میں داخل ہیں۔ یا نہیں؟

جواب ۔ حریت اور مساوات اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے نہیں ہیں۔ خود یہ الفاظ ایسے مبہم ہیں۔ کہ اپنی بعض تعریفوں کے لحاظ سے اچھے اخلاق بھی نہیں کہلا سکتے۔ اس لئے حریت اور مساوات کی جب تک تعریف نہ کی جائے۔ اس وقت تک نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اسلام انہیں جائز بھی قرار دیتا ہے۔ یا نہیں؟ مجھے نہیں معلوم کہ آپ کے ذہن میں ان کی کیا تعریف ہے ۔

ہوسکتا ہے۔ کہ کسی تعریف کے ماتحت ان دونوں امور کا خیال رکھنا ایک مسلم کے لئے ضروری ہو۔ اور ہوسکتا ہے کہ ایک دوسری تعریف کے مطابق صرف جائز ہو۔ اور ہوسکتا ہے کہ ایک تیسری تعریف کے شریعت میں مساوات کی تو کوئی اصطلاح ہی نہیں حریت کی ایک اصطلاح ہے۔ جس کے یہ معنی قرآن اور حدیث کی رو سے معلوم ہوتے ہیں۔ کہ جو شخص ان افعال میں جو افراد کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ حکومت کے ساتھ تعلق نہیں رکھتے مختار رہو۔ وہ اپنے مال کا خود مالک ہو۔ افراد رعایا میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہو۔ کہ اس کے کمائے ہوئے مال پر بلا اس کی اجازت یا بلا اس سے خرید و فروخت کے قبضہ کرلے ۔

اسلام میں حریت و مساوات

سوال (۵) کیا اسلام حریت و مساوات کا علم بردار ہونے کا مدعی ہے یا نہیں ۔

اس سوال کا جواب۔ چوتھے سوال کے نیچے آجاتا ہے ۔

نبی کریم کے خلفاء کا مشن

سوال (۶) کیا نبی کریم صلعم کے خلفاء علیہم السلام کا یہ مشن نہیں۔ کہ وہ دنیا میں حریت و مساوات کو قایم کرنے کے لئے ہر طرح کی ممکن جد و جہد کریں؟

جواب ۔ اگر حریت و مساوات کی کوئی ایسی تعریف ہے۔ جو اسلام کے احکام کے نیچے آجاتی ہے۔ اور جو کسی دوسرے اسلامی حکم کے مخالف نہیں پڑتی۔ تو پھر اس کی تلقین کرنا خلفاء اسلام کا فرض ہے۔ مگر یہ بھی ان کا فرض ہے۔ کہ جو بڑے کام ہوں۔ ان کی طرف زیادہ توجہ کریں۔ اور جو چھوٹے ہوں۔ ان کی طرف کم ۔

امام وقت کا فرض

سوال (۷) کیا امام وقت کا یہ فرض نہیں۔ کہ دنیا کی چھوٹی چھوٹی قوموں کو ظالموں کی دست برد سے بچانے کے لئے آئینی طور پر جد و جہد کرے۔ اور انہیں آزادی اور شہری حقوق دلانے میں کوشاں ہو۔

جواب ۔ امام وقت کا یہ فرض ہے۔ کہ دنیا کی چھوٹی اور بڑی۔ زبردست اور کمزور تمام قوموں کو نہ کہ صرف چھوٹی قوم کو ہی ظالموں کی دست برد سے بچانے کے لئے بہترین ذرائع کو استعمال میں لاوے۔ اور بہترین ذریعہ یہی ہے۔ کہ انہیں سچے مذہب کیطرف بلائے۔ اس کے بعد نہ ظالم ظلم پر رہ سکتا ہے۔ نہ مظلوم مظلوم رہ سکتا ہے ۔

یورپین حکومتیں اور چھوٹی قومیں

سوال (۸) کیا آج یورپ کی ذوایک ظالم و جابر حکومتیں استبدادانہ طور پر چھوٹی چھوٹی آزاد قوموں کی آزادی نہیں چھین رہی ہیں۔ کیا وہ ملک گیری کی ہوس میں ان کو بالکل نگل نہیں چکی ہیں؟

جواب ۔ بے شک یورپ کی بعض طاقتوں نے دوسرے ممالک پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ مگر کیا آپ کو معلوم ہے۔ کہ ہمارے آباء مسلمان کہلانے والے ہندوستان میں کس طرح آئے تھے۔ اگر ان کا ہندوستان پر قبضہ کر لینا جائز تھا۔ تو آج انگریزوں کا اس پر قبضہ کیوں ناجائز ہوگیا کیا ہندو خود انہیں بلانے گئے تھے۔ پس کسی غیر ملک پر مجرد قبضہ کر لینا بُرا نہیں کہلا سکتا۔ اسے بُرا قرار دینےکی

بلکے کچھ شرائط لگانی پڑینگی - جب تک وہ شرائط مجھے معلوم نہ ہوں - میں پورا جواب نہیں دے سکتا ؛

عیسائی حکومتوں کا منشاء

سوال (۹) کیا ان عیسائی حکومتوں کا منشاء حقیقی یہ نہیں ہے - کہ مسلمان حکومتوں کو تباہ کر کے ان کی جگہ عیسائی حکومتیں قائم کرلی جاویں ؛

جواب - دل کا حال تو اللہ تعالےٰ جانتا ہے - مگر موجودہ عیسائی حکومتیں کسی کو زبردستی عیسائی نہیں بناتیں - اور اگر آپ کا یہ منشا ہے - کہ مسلمان حکومتوں کی جگہ ایسی حکومتیں قائم ہو رہی ہیں - جو عیسائی ہیں - گو وہ دوسروں کو عیسائی نہ بناویں - تو یہ بات تو ظاہر ہی ہے - اس کے پوچھنے کی کوئی وجہ مجھے معلوم نہیں ہوئی -

خلیفہ وقت کی غیرت کا تقاضا

سوال (۱۰) کیا آپ کا دعویٰ امام وقت ہونے کا نہیں ہے - اگر ہے - تو کیا آپ کی غیرت کا یہی تقاضا ہے - کہ آپ یہ سب مظالم اپنی آنکھوں کے سامنے ہوتے دیکھیں - اور ٹس سے مس نہ ہوں ؟

جواب - بے شک میرا دعویٰ خلیفہ وقت ہونے کے لحاظ سے امام وقت ہونے کا بھی ہے - اور فی الواقع میری غیرت اس بات کا تقاضا نہیں کرتی - کہ میں ان سب مظالم کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھوں - جو لوگ کر رہے ہیں - اور ان کے مٹانے کی کوئی کوشش نہ کروں - مگر میں صرف انہیں مظالم کو ناپسند نہیں کرتا - جو عیسائی ہندوؤں یا مسلمانوں پر کریں - بلکہ ان مظالم کو بھی ناپسند کرتا ہوں - جو ہندو مسلمانوں پر یا مسلمان ہندوؤں پر یا دونوں عیسائیوں پر کریں یا خود مسلمان ایسے افعال کا ارتکاب جو موجب فساد ہوں اپنے بھائیوں پر کریں ؛

اشاعت اسلام کیا ہے

سوال (۱۱) کیا اشاعت اسلام صرف اسی کا نام ہے - کہ ایک سال میں دو چار مسلمان بنا لئے - کیا اشاعت اسلام صرف Practical یا Theoretical نہیں ؟

جواب - اشاعت اسلام صرف اسی کا نام نہیں - کہ سال میں دو چار مسلمان بنائے جائیں - بلکہ اس کا نام بھی نہیں - کہ دو چار چھوڑ ایک کو ہی مسلمان بنایا جاوے - بلکہ اشاعت اسلام نام ہے - اپنے عقائد کو دوسروں تک پہنچا دینے کا خواہ ایک آدمی بھی انہیں نہ مانے -

منوانا یا نہ منوانا اس کا کام ہے - جو قلوب پر تصرف رکھتا ہے - اور ماننا یا نہ ماننا اس کا کام ہے - جس کے سامنے ہم بات پیش کرتے ہیں - ہمارا کام صرف اتنا ہی ہے - اور ہمارے آقا و رہنما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی صرف اتنا ہی کام تھا - کہ حق بات لوگوں تک بطریق احسن پہنچا دیں لوگوں کو منوانا ہمارا کام نہیں ؛

اگر ہم حق لوگوں کو پہنچا دیتے ہیں - اور ہماری بات کو سن کر لاکھوں آدمی اسے قبول کرتے ہیں - یا ایک بھی اسے قبول نہیں کرتا - تو اس کا ہم پر نہ کوئی الزام آتا ہے - نہ تعریف ہوتی ہے ؛

Practical اور Theoretical جو الفاظ آپ نے استعمال کئے ہیں - اگر ان سے آپ کی یہ مراد ہے - کہ اسلام صرف عقائد کا نام ہے - یا اعمال بھی اس کے اندر شامل ہیں تب تو اسلام Practical مذہب ہے - اور نہ یہ کہ وہ عمل میں آسکتا ہے - بلکہ عمل کے بغیر اس کی حقیقت ہی ظاہر نہیں ہوتی - اور اگر آپ کی یہ مراد ہے - کہ وہ اپنے عقاید کو جبر سے بھی منواتا ہے - یا نہیں - تو تب بے شک اسلام Practical مذہب نہیں ہے ؛

ہندوستان میں انگریزوں کے مقابلہ میں ہندوستانی

سوال (۱۲) کیا آپ کے خیال میں ہندوستان میں انگریزوں اور ہندوستانیوں کے درمیان مساوات قائم ہے ؛

جواب - میرے نزدیک ہندوستان میں انگریزوں اور ہندوستانیوں کے درمیان مساوات قائم نہیں - بلکہ میرے نزدیک تو انگریزوں انگریزوں کے درمیان بھی مساوات قائم نہیں - اور نہ ہی ہندوستانیوں ہندوستانیوں کے درمیان مساوات قائم ہے - آپ کا کھانا پکانے والے آپ کے کپڑے دھونے والے - آپ کا مکان صاف کرنے والے میں اور آپ میں فرق ہے ؛

پھر کونسی حکومت دنیا میں گذری ہے - جس نے غیر لوگوں کو مساوات دی ہو - اکبر یا جہانگیر کے زمانہ کے ایک دو مدبروں یا ایک دو جرنیلوں کی مثال دے کر کیا آپ مساوات ثابت کر سکتے ہیں - یہ بھی تو بتائیں - کہ اس وقت مسلمان ہندوستان میں کتنے تھے - اور ہندو کتنے - چند لاکھ مسلمانوں اور اسی کروڑ ہندوؤں میں سے بڑے عہدوں پر کتنے ہندو اور کتنے مسلمان مقرر تھے - یقیناً وہ نسبت نہیں تھی جو اب کونسلوں میں انگریزوں اور ہندوستانیوں میں ہے ہم بھی ہندوستان کے لئے حقوق کا مطالبہ کرتے ہیں - مگر ہمارے مطالبہ کی بنیاد یہی اور اصول پر ہے ؛

انگریزوں کا سلوک ہندوستانیوں سے

سوال (۱۳) کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے - کہ انگریز لوگ جو ہندوستان میں آباد ہیں - ہندوستانیوں کے ساتھ کس قدر بُرا سلوک کرتے ہیں - اور ان پر کس قدر ظلم ڈھاتے ہیں - اور ان بیچاروں کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا ؟ کیا ہر روز ریل گاڑیوں میں - بازاروں میں - سٹیشن کے پلیٹ فارم پر - گویا ہر جگہ اور ہر وقت معزز ہندوستانیوں کی تذلیل - حکومت کے نشہ میں سرشار - لیکن کم حیثیت انگریز لوگ نہیں کرتے ؟

جواب - انگریز جو ہندوستان میں آباد ہیں - ان میں سے بعض بے شک ہندوستانیوں سے بُرا سلوک کرتے ہیں - جس طرح بعض ہندوستانی بعض ہندوستانیوں سے بُرا سلوک کرتے ہیں - جس طرح ظالم ہندوستانیوں کے ظلم دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے - بعینہ اسی طرح ظالم انگریزوں کے ظلم کے دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے -

آپ کا یہ سوال میری سمجھ میں نہیں آیا - کہ کم حیثیت انگریز معزز ہندوستانیوں کی تذلیل کرتے ہیں - آپ تو مساوات کے قائل تھے - یہ کم حیثیت اور معزز کہاں سے آگئے ؛

انگریزوں کے مقابلہ میں ہندوستانیوں کی عدالتوں میں

سوال (۱۴) کیا عدالتوں میں ہندوستانیوں کی انگریزوں کے مقابلہ میں کبھی شنوائی ہوتی ہے ؛

جواب - سارے مقدمات کی مثلیں تو میرے پاس نہیں - مگر بالعموم ہندوستان کو فوجداری معاملات میں اپنے حقوق نہیں ملتے - اور اس معاملہ کے متعلق اب تک کوئی معقول عذر نہیں پیش کیا گیا - لیکن اس میں بہت سا حصہ خود ہندوستانی

مجسٹریٹوں کا ہے - مگر سوال یہ ہے - کہ انگریزوں کے چلے جانے پر میجرٹی جس قوم کی ہو گی - کیا اس کے مقابلے میں ہمیں حقوق مل جائینگے - اگر اس بات کی تسلی ہو جاوے - تو پھر یہ دلیل بجز وقعت رکھ سکتی ہے ؂

جلیانوالہ باغ کا واقعہ

سوال (۱۵) کیا جلیانوالہ باغ کا واقعۂ فاجعہ اور ایسے ہی کئی ایک اور واقعات مساوات کا ثبوت دیتے ہیں ؟

جواب - جلیانوالہ کا واقعہ بے شک نہایت ہی ظالمانہ واقعہ ہے - میرے نزدیک جنرل ڈائر کا فعل قریباً اتنا ہی انسانیت سے بعید ہے - جتنا کہ کٹار پور اور ارہ کے قاتلوں کا - لیکن اگر کٹار پور اور ارہ میں مسلمان عورتوں اور بچوں کو زندہ جلا دینے والے لوگوں کو ہم معاف کر سکتے ہیں - تو جنرل ڈائر کو کیوں نہیں معاف کر سکتے - مساوات کے طریق کو یہاں پر کیوں نہ مدنظر رکھا جاوے ؂

ناگوار واقعات سے گورنمنٹ کو متنبہ کرنا

سوال (۱۶) کیا آپ کا نہ صرف بحیثیت ایک شہری ہونے کے بلکہ امام اولی الامر ہونے کی حیثیت سے یہ فرض نہیں ہے - کہ آپ ان روزمرہ کے ناگوار واقعات کے اہم نتائج سے حکومت کو متنبہ کریں - اور اگر حکومت نہ مانے تو عملی صورت میں اس کے خلاف آئینی طریق پر غم و غصہ کا اظہار کریں ؂

جواب - بحیثیت ایک شہری ہونے کے اور امام ہونے کے میرا فرض ہے - کہ میں لوگوں کو ظلموں کی خرابی سے متنبہ کروں - مگر میرا یہ کام نہیں - کہ ہر ایک واقعہ جو دنیا میں ہو - اس کے متعلق تحقیقات کروں - کہ آیا وہ ظالمانہ تھا - یا منصفانہ - یہ کام کوئی انسان نہیں کر سکتا - یہ یہ صرف خدا تعالےٰ کا کام ہے ؂

انگریزوں کی غلطیاں ہم ان سے چھپاتے نہیں - بلکہ ان پر ظاہر کرتے رہتے ہیں - ہم آئینی طور پر ہر ایک ظلم کا مقابلہ کرتے ہیں - ظلم اخلاق کی خرابی کا نتیجہ ہوتا ہے اور ہم اخلاق کی درستی کی کوشش کرتے ہیں ؂

سوال (۱۷) کیا ایک ظالم و جابر حکومت کو اس کے تشدد آمیز افعال سے آگاہ کرنا اور اس کے دل میں اس کا احساس پیدا کرانا آپ کا فرض منصبی نہیں ہے ؟

اس کا جواب نمبر ۱۶ میں آچکا ہے ؂

فرائض کی ادائیگی

سوال (۱۸) اگر یہ سب آپ کے فرائض ہیں - تو بتایئے - کہ آپ نے اب تک ان فرائض کی ادائیگی کیوں نہیں کی - کیا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا - کہ آپ لوگ حکومت سے ڈرتے اور اپنے اصلی مشن کو بالکل بھولے ہوئے ہیں - شاید آپ کی طرف سے یہ کہا جاوے - کہ ہم نے خطوط کے ذریعہ حکومت کو آنے والے واقعات سے آگاہ کر دیا تھا - لیکن سوال یہ ہے - کہ کیا حکومت نے آپ کے مشورہ پر عمل بھی کیا ؟

اگر نہیں تو کیا اس کے دل میں احساس پیدا کرانے کے لئے آپ نے کوئی عملی تدابیر بھی اختیار کیں -

جناب عالی - یاد رکھیئے - کہ سال بھر میں دو ایک کا مسلمان بنا لینا ہی صرف اشاعت اسلام نہیں ہے - بلکہ حق و صداقت کے لئے آئینی جنگ کرنا اصل اشاعت اسلام ہے - محض گورنمنٹ کو خوش کرنا اپنے کو سرکار کا وفادار ظاہر کرنا - دوسروں پر غیر وفاداری کے اتہام لگانا - ہوم رول کی طرف سے استغنا ظاہر کرنا - لیکن کونسلوں میں ایک نشست حاصل کرنے کے لئے جا و بیجا منت سماجت کرنا یہ تمام باتیں مسیح موعودؑ کی جماعت کے شایاں نہیں ہیں ؂

جواب - میں اپنے فرائض سے آگاہ ہوں - ان کی ادائیگی کی حتی الوسع کوشش کرتا ہوں - میں صرف خدا سے ڈرتا ہوں یا اس سے جس سے ڈرنے کا خدا نے حکم دیا ہے - حکومت کے اندر احساس پیدا کرنے کے لئے میں وہی کوشش کرتا ہوں - جو خدا کے نبی اور ان کے خلفاء ہمیشہ سے کرتے آئے ہیں ؂

کونسل کی نشست کی نہ میں نے کبھی خواہش کی ہے - نہ مجھے فرصت ہے - کہ میں کونسل میں جا کر بیٹھوں - آپ کونسل کی نشست کا ذکر کرتے ہیں - میں تو برطانیہ کی ساری حکومت چھوڑ دنیا کی ساری حکومتوں کو بھی اس درجہ کے مقابل میں جو خدا نے مجھے دیا ہے - ادنیٰ اور بے حقیقت خیال کرتا ہوں ؂

آپ کے غصہ سے میں برا نہیں مناتا - کیونکہ آپ مجبور ہیں - چونکہ آج ۲۸ تاریخ سے پہلے آپ کا جواب دینے کی مجھے

تقویٰ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۵ نومبر ۱۹۲۰ء بعد نماز عصر ایک نکاح کے موقعہ پر حسب ذیل مختصر سا خطبہ ارشاد فرمایا:-

آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا - یہ چند آیات جو میں نے پڑھی ہیں - ان میں خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو کہا ہے کہ سب سے بڑی چیز جو ان کے لئے کارآمد اور مفید ہو سکتی ہے تقویٰ ہے - دنیا میں ہر وقت انسان یا تو بعض چیزوں کے حاصل کرنے یا بعض سے بچنے کی کوشش کرتا رہتا ہے - ایک طرف اگر وہ اپنے آپ کو کسی زد سے بچانے میں لگا ہوتا ہے تو دوسری طرف بعض چیزوں کے لینے میں مصروف ہوتا ہے - یہی معنی تقویٰ کے ہیں - ہماری زبان میں تقویٰ کے معنی ڈر اور خوف کے لوگ کرتے ہیں - مگر عربی زبان کے لحاظ سے یہ معنی درست نہیں - بلکہ اس کے معنی ہیں - اپنے آپ کو محفوظ کرنے کے ایسی چیزوں سے جو انسان کی ہلاکت اور نقصان کا موجب ہوں - اور ایسی چیزوں کا حاصل کرنا جو ہلاکت سے بچاتی ہوں - تقویٰ کے معنی خدا تعالےٰ سے ہوا کی طرح ڈرنا اور خوف کھانا نہیں - اس ڈر کے لفظ سے بہت لوگوں کو دھوکہ لگا ہے - اور عیسائی اسی کو مدنظر رکھ کر کہتے ہیں - کہ قرآن نے خدا کو نہایت ڈراؤنی اور خوفناک شکل میں پیش کیا ہے - حالانکہ یہ درست نہیں - ڈر ڈراؤنی چیز سے ہی نہیں ہوتا - دیکھو بچے ماں باپ سے ڈرتے ہیں - لیکن اس کے معنی ماں یا باپ کی ناراضی سے ڈرنا ہے - یہ نہیں کہ ماں باپ ظالم ہوتے ہیں - اس لئے بچے ان سے ڈرتے ہیں - ماں باپ کا ڈر تو ایسا ہوتا ہے - کہ اس سے بچے کے لئے ماں باپ کی گود میں ہی بچے گھستے ہیں ؂

لیکن چونکہ ڈر کا لفظ مشترک ہے - اور خوفناک چیز سے جو اثر پیدا ہوتا ہے - اس کو بھی ڈر ہی کہتے ہیں - اس لئے تقویٰ کے معنی ڈر کرنے سے لوگوں کو اس سے دھوکہ لگا ہے اور انہوں نے سمجھا ہے - کہ خدا سے ڈرنے کا یہ مطلب ہے کہ خدا خوفناک چیز ہے ؂

اصل معنی تقویٰ کے حفاظت کے وہ سامان جمع کرنا ہیں

جو ترقی کا موجب ہوں - اور ہلاکت سے بچانے والے ہوں ÷

اس بات کو مدنظر رکھکر تقوی اللہ کی حقیقت بخوبی معلوم ہو سکتی ہے - مگر جب انسان ہمیشہ اور ہر وقت کسی نہ کسی چیز کے حاصل کرنے اور کسی نہ کسی چیز کو مضر سمجھ کر اس سے بچنے کی کوشش میں مگار مبتلا ہے - تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے - یاایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم - اے مسلمانو اللہ کا تقویٰ نو - اس گر کو حاصل کرو - جس سے تمام مصیبتوں کے دروازے بند ہو جائیں - اور تمام کامیابیوں کے دروازے کھل جائیں - جب تم اس کے لئے اور اور کوششیں کرتے رہتے ہو - تو کیوں خدا کو نہ کہو - کہ ہماری سب مشکلات کو حل کر دے اور ہمیں ہر کام میں کامیاب کر دے ÷

یہ کامیابی حاصل کرنے اور ہلاکتوں سے بچنے کا سب سے اعلیٰ گر ہے - کہ جس کے قبضۂ قدرت میں سب کچھ ہے اسی کے آگے انسان اپنے آپ کو ڈال دے ÷

دیکھو اگر ایک مکان میں کئی سوراخوں سے پانی آرہا ہو تو ایک ایک کو بند کرنے کی بجائے پانی کے آنے کے راستہ کو بند کر دینا زیادہ مفید اور اچھا ہوتا ہے - اسی طرح ایک ایک مصیبت اور مشکل کے دور کرنے کی بجائے اگر انسان خدا تعالےٰ کے حضور جھک جائے - جو تمام مصائب کو بند کر سکتا ہے - تو انسان بالکل محفوظ ہو جاتا ہے ÷

تقوی کی تعلیم یوں تو ہر حالت کے متعلق ہے - لیکن خصوصاً نکاح کے موقع پر اس کی طرف بہت زیادہ توجہ دلائی گئی ہے - اور رسول کریم نے یہ آیات اس موقع پر پڑھنے کے لئے منتخب فرمائی ہیں - وجہ یہ کہ نکاح کی وجہ سے کئی رستے مشکلات کے کھل جاتے ہیں - اور کئی کامیابی کے رونما ہو جاتے ہیں - اب بجائے اسکے کہ ان پر نظر ہو - یہ ہونا چاہیئے - کہ خدا تعالےٰ کو ہی پکڑ و - اور اسی کو کہو - کہ ہمارے لئے جو کامیابی کا رستہ ہے - اس پر چلا - اور جو مصائب کا رستہ ہے - اس سے بچا - یہی وہ گر ہے - جس سے انسان حقیقی خوشی حاصل کر سکتا ہے - اور ہر قسم کے مشکلات اور مصائب سے بچ سکتا ہے - اور ہر ایک نکاح کرنے والے کو یہی مدنظر رکھنا چاہیئے - نکاح ایک بڑی ذمہ داری کا کام ہے - اور اگر خدا تعالےٰ کا فضل نہ ہو - تو بہت سی مشکلات پیدا کر دیتا ہے -

نبوت مسیح موعودؑ

مولوی محمد علی صاحب غور کریں

(۱) بخاری کی حدیث مرفوع میں آیا ہے - کہ مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے - اور ابن حاتم کی روایت میں ہے کہ نبیوں کی خواب وحی ہیں - یعنی وحی نبوت کا ایک نوع ÷

حضور مسیح موعودؑ فرماتے ہیں "کہ نبوت جزئی کے دروازے ہمیشہ کے لئے کھلے ہیں - اور اس نوع میں کچھ نہیں سوائے مبشرات کے اور منذرات کے کہ جو غیبی امور میں سے ہوں یا قرآنی لطائف کے اور لدنی علوم کے " توضیح مرام صـ۱۰۹

احباب غیر مبائعین کو یہ تسلیم ہے - کہ حضور مسیح موعودؑ ایک نوع (جزئی نبوت) کے مدعی ہیں - اور جزئی پر کلی کا اطلاق حقیقتاً ہو سکتا ہے - سو حضور مسیح موعودؑ صرف جزو نبوت کے مدعی نہیں بلکہ جزئی نبوت کے مدعی ہیں - ایسا ہی نوع میں جنس مع فصل پوری پائی جاتی ہے - بلکہ خارج اور نفس الامر میں جزئی ہی موجود اور اپنی کلیات کا کل ہوتی ہے - اور کلیات اس کے اجزاء ہوتے ہیں اور یہ امور جزو میں پائے نہیں جاتے - نہ اس میں کل کا پورا تحقق ہوتا ہے - نہ وہ کل کا کل ہوتی ہے - اس لئے ہمارے نزدیک حضرت مسیح موعود مدعی جزئی نبوت یعنی مطلق نبوت ثابت ہوتے ہیں - اور ثبوت میں ہم آئمہ سلف صالحین کا مذہب پیش کرتے ہیں - امام شعرانی فرماتے ہیں - فان مطلق النبوۃ لم یرتفع وانما ارتفع نبوۃ التشریع × × × × × وقولہ صلعم لا نبی بعدی ولا رسول المراد بہ لا مشرع بعدی " الیواقیت والجواہر جلد ۲ صـ۲۲

مولانا حاجی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول فرماتے ہیں ÷ "بے ریب لکھا ہے - کہ میں نبی یعنی پیشگوئی کرنیوالا ہوں مجھے احادیث اور کلام الٰہی میں نبی کہا گیا ہے - مگر نہ نبی تشریعی - اور یہی مذہب صوفیا کرام کا ہے "

حیلوۃ نور الدین

(۲) "وقفا را مکالمات و مخاطبات است با ولیائے خود دریں امت - و ایشاں رارنگ انبیاء رداده مے شود - و در حقیقت انبیاء نیستند زیراکہ قرآن حاجت شریعت را بکمال رسانیدہ است - مواہب الرحمن صـ۶۶

غیر مبائعین اس عبارت سے یہ سمجھے ہیں - کہ نبی وہی ہوتا ہے جو حامل وحی تشریعی ہو - چونکہ قرآن مجید نے حاجت شریعت کو پورا کر دیا ہے - اس لئے آئندہ نبوت کا خاتمہ ہے - حالانکہ شریعت - اوامر و نواہی کا نام ہے چنانچہ مسیح موعودؑ فرماتے ہیں :-

" ماسوائے اس کے یہ بھی تو سمجھو - کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے - اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا - وہی صاحب شریعت ہو گیا - پس اس تعریف کے رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں - کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی " اربعین ۴ صـ۶

اس تعریف کی رو سے تو مسیح موعودؑ بھی حامل وحی تشریعی ہوئے کیا وجہ ہے ؟ کہ مسیح موعودؑ کو نبی تشریعی نہ مانو - اس واسطے کہ قرآن مجید نے حاجت شریعت کو پورا کر دیا ہے - ورنہ تمہارے پاس کیا دلیل ہے - جو شخص اس بات کا مدعی ہو - کہ خدا کا کلام مجھ پر نازل ہوتا ہے - اور تم اس کو اپنا امام مانتے ہو - کیا تم اس کی نسبت ایسی رائے قائم کر سکتے ہو - کہ اس پر ایسا کلام خدا کی طرف سے نازل نہیں ہوا ہے - ہرگز نہیں - تو پھر اس کی اس قسم کی وحی کی جس میں امر بھی ہیں - اور نہی بھی کیا تاویل کرو گے میرے نزدیک ؟ -

تشریعی نبی کا اطلاق صرف ایسے نبیوں پر ہو سکتا ہے - جو کامل شریعت لاتے ہیں - یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں " اگرچہ حضرت مسیح موعودؑ نے بعض حالات کے ماتحت انبیاء حامل بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرنے والوں کو بوجہ اس کے کہ وہ حامل کامل شریعت کے نیچے غیر تشریعی انبیاء میں داخل کیا ہے " ماسوا ان کے دیگر تشریعی نبی ہیں - کیونکہ یہ دیگر نہ تو حامل کامل شریعت کے ہیں - اور نہ ہی حامل بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرنے والے ہیں - اگر کہو کہ ان کی بھی وحی میں امر بھی ہیں - اور نہی بھی - تو ہم کہتے ہیں - ایسے تو حضرت مسیح موعود کی وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں :-

" مگر چونکہ اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے یہ معنی

ہوتے ہیں۔ کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں۔ یا نبی سابق کی اُمّت نہیں کہلاتے۔ اور براہ راست بغیر استفاضہ کسی نبی کے خدا تعالےٰ سے تعلق رکھتے ہیں"

(خط از اخبار الحکم ۲۹ جلد ۳ ، ۷ اگست ۱۸۹۹ء)

اس عبارت کے اس حصہ نے " یا نبی سابق کی اُمّت نہیں کہلاتے۔ اور براہ راست بغیر استفاضہ کسی نبی کے خدا تعالےٰ سے تعلق رکھتے ہیں " ثابت کردیا ہے کہ یہ وہ نبی ہیں۔ جو غیر تشریعی ہیں۔ کیونکہ یہ نبی نہ تو حامل کامل شریعت والے ہیں۔ اور نہ ہی بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرنیوالے ہیں۔ اسلئے ثابت ہُوا۔ کہ تشریعی نبی خاص خاص افراد ہیں۔ اور جو غیر مبائعین کا مذہب ہے۔ کہ ہر ایک نبی تشریعی ہی ہوتا ہے۔ یہ غلط ثابت ہوتا ہے۔ اسپر مزید ثبوت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

" اس سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا۔ کہ حضرت موسیٰ نبی مرسل تھے۔ اور انکی توریت بنی اسرائیل کی تعلیم کے لئے کامل تھی۔ لیکن باوجود اس کے بعد توریت کے صدہا ایسے نبی بنی اسرائیل میں آئے۔ کہ کوئی نئی کتاب ان کے ساتھ نہیں تھی"

(شہادت القرآن صفحہ ۴۴ و ۴۵)

اسپر مولوی محمد علی صاحب مصنف النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۹ میں لکھتے ہیں۔ کہ وہ انبیاء جن کا ذکر شہادت القرآن کے صفحہ ۴۴ و ۴۵ میں ہُوا ہے۔ وہ لغوی نبی بمعنی محدث تھے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ حضور مسیح موعود تو فرماتے ہیں " حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ کی امت اولیاء اللہ کے وجود سے عموماً محروم رہی تھی۔ اور کوئی شاذ و نادر ان میں ہُوا۔ تو وہ حکم معدوم کا رکھتا ہے " (حقیقۃ الوحی ۹۷) مولوی صاحب کچھ سوچ تو کی ہوتی۔ حضور تو فرمائیں کہ وہ اُمّت اولیاء اللہ کے وجود سے عموماً محروم رہی تھی۔ اور مولوی صاحب نے صدہا انبیاء کو محدث بنا دیا۔ محدث اور ولی کا فرق مولوی صاحب کو معلوم ہو گا۔ فتدبر۔

الراقم :- محمد سیف الدین احمدی سابق سکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام۔ فیروزپور

ہندو مذہب میں جانوروں کی قربانی

ہندو صاحبان مسئلہ قربانی کے خلاف جس قدر زور لگا رہے ہیں، وہ ظاہر ہے۔ اور آج کل تو اس کے رد کرنے کے لئے خاص کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن ہم ذیل میں ان کی مذہبی پُستکوں اور گرنتھوں سے بتلاتے ہیں۔ کہ ہندو دھرم میں قربانی کی نہایت تاکید ہے۔ اور وہ کئی پرکار کی ہے۔ اسلام نے تو عید کے موقعہ پر چند چوپاؤں کی قربانی کا حکم دیا ہے لیکن ہندو پستکوں میں انیک پرکار کی قربانی پائی جاتی ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس طرح مسلمان ہندوؤں کے اثر سے اپنے مذہب کو بھول گئے ہیں یا بھلا رہے ہیں اسی طرح سے ہندو بھی جین مت کے اثر سے اپنے پراچین گرنتھوں کو بھول گئے ہیں۔ اگر ہندو مِتر اپنے گرنتھوں کا پاٹھ کرتے۔ تو وہ ایسا کہنے کی جرأت نہ کرتے۔ جہاں تک ہم نے ہندو دھرم کا مطالعہ کیا ہے ہر ایک گرنتھ میں قربانی اور گوشت خوری کا ذکر ہے۔ جیسا کہ ذیل کے پرمانوں سے ودت ہو گا۔

یجر وید ادھیائے ۲۴ منتر ۲۸ و ۲۹

اے طاقتور دیوتا تیرے لئے سفید ہرن اور متر کے لئے لال ہرن یا گوری گائے اور ورن کے واسطے بھینسیں اور برہسپت کے واسطے گائے اور توا شٹر لوہار کے لئے اونٹوں کو قربان کیا جاتا ہے۔

رگ وید منڈل ۶ ، سوکت ۱۶ ، رچا ۴۷

گائے کا گوشت سب سے عمدہ خوراک ہے۔

رگ وید اشٹک ۴ ادھیائے

ایک مرتبہ تین سو بھینسوں کی سوختنی قربانی ہوئی۔

یجر وید ادھیائے ۲۵ منتر ۴۲

مَیں گھوڑے کو کاٹ کر پارہ پارہ کرتا ہوں۔ اور ہوم کی بھٹی میں جھونکتا ہوں۔

ان پرمانوں سے پرتکش ہے کہ ویدوں میں کیول گائے کی قربانی کا ذکر نہیں ہے۔ بلکہ بیل، گھوڑا، اونٹ، ہرن، بکرے، بھینس، آدمی کی قربانی کو بھی جائز قرار دیا گیا ہے۔

ویدوں کے علاوہ ہم دوسری کتب کے پرمان بھی پیش کرتے ہیں تاکہ وشا پورو ک معلوم ہو جاوے کہ ہندو دھرم میں قربانی کی نہایت تاکید ہے۔

مہابھارت شانتی پرب حصہ دوم ادھیائے ۲۰ صفحہ ۱۴۴ و صفحہ ۱۴۴

برہما جی نے جب جگ کا اپدیش دیا۔ یعنی گھوڑا جگ میں چڑھ نا جائز بتایا اس وجہ سے جگ میں پشوؤں کا چڑھانا لوگ روا رکھتے ہیں اور یہی سمجھتے ہیں کہ جو پشو بلیدان کیا جاتا ہے وہ سیدھا سرگ کو جاتا ہے۔ جگ کرنیوالے کو بھی سرگ کی چاہ ہوتی ہے اور سرگ کا ملنا بغیر جگ کے ممکن نہیں ہے۔

اس پرمان سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرگ بغیر جگ کے نہیں ملتی اور جگ بغیر جانور کی قربانی کے نہیں ہوتا ہے۔ اسلئے ہر ایک سرگ کی خواہش کرنیوالے کے لئے آوش ہے کہ وہ جانور کی قربانی کرے۔

مہابھارت شانتی پرب حصہ دوم ادھیائے ۲۰ صفحہ ۱۴۱

راجہ رنتی دیو [illegible] ایک گائے اس نے جگ میں بلیدان کرنی چاہی۔

اس پرمان سے ظاہر ہوتا ہے کہ پراچین کال میں راجے بھی گائے کی قربانی کو اچھا جانتے تھے۔ اور اس کی خواہش رکھا کرتے تھے۔

راماین بالمیکی اجودھیا کانڈ سرگ ۲۱ صفحہ ۳۱

کندو رشی نے پتا کے ارشاد گئو حلال کروائی۔ مگر بقا نہ تھی۔

اس حوالے سے معلوم ہوتا ہے کہ گائے کا حلال کرنا کوئی گناہ نہیں ہے پھر معلوم نہیں کہ آجکل کے ہندو بھرا تا کیوں گائے کو حلال کرنا جائز نہیں سمجھتے۔ راماین میں لکھا ہے کہ اگر بلیدان کا پشو کھویا جاوے۔ تو برہمن کی قربانی کی جاوے جیسا کہ ذیل کے پرمان سے سپشٹ ہوگا۔

راماین بالمیکی بال کانڈ سرگ ۶۱ صفحہ ۲۰۲

رشی :- ہاں دھرم شاستر میں سب کچھ ہے۔ شاستر کار ہدایت فرماتے ہیں کہ اگر جگیہ کا بلدان کا جانور کھو جائے۔ اور تلاش سے نہ ملے تو برہمن کا بلدان کیا جاوے۔ ورنہ جگیہ نا تمام رہیگا اور ثواب کے بدلے اُلٹا عذاب رہیگا۔

جھیک رشی کے تین بیٹے تھے ان بڑے کے ساتھ رشی نے محبت ظاہر کی چھوٹے کیواسطے رشی پتنی کی ماتا پھر پھڑائی راہ مجگیا صرف بیچ والا لڑکا وہ پہ سُن رہا تھا اس نے سمجھ لیا کہ ماں باپ کی مرضی میرے ہی بلدان کی ہے چنانچہ سنشیپ اٹھ کھڑا ہوا ماں باپ کو ڈنڈوت کر کے راجہ کے ساتھ ہو لیا۔

راماین بالمیکی بال کانڈ سرگ ۱۴ صفحہ ۹۷

دوسرے روز علی الصباح گھوڑے کی قربانی ہوئی۔ اعضاء کے ٹکڑے اور بارہ جگہ گوشت اگنی کنڈوں میں سواہا کیا گیا۔ جتنے سولہ سولہ برہمن وید منتروں کی برکتیں دکھارہے تھے جب گھوڑا سواہا ہو گیا تو گھی اور شاکلیہ ہون کی کاروائی شروع ہوگئی۔

مہابھارت اشومیدھ پرب حصہ چہارم ادھیائے ۸۸ صفحہ ۱۷۸۸

راجہ جدھشٹر معہ اپنی رانی درومپدی کے جگ شالا میں کش آسن پر براجمان ہوئے - بھیم سین - ارجن - نکل سہدیو بھی اپنے اپنے آسن پر بیٹھے - راجہ وہراشٹ اور جدھشٹر نے کرشن بھگوان کی پوجن کی اور رتن سنگھاسن پر بٹھلایا - کرشن بھگوان کے چاروں طرف بیاس وغیرہ - رشی پھولوں کا مالا پہنے اچھے اچھے آسنوں پر براجمان ہیں - ویدوں کے منتر اچارن ہو رہے ہیں - دیوتا بھی اپنی اپنی استریوں کے ساتھ اس جگ میں آئے تھے - وید پاٹھی برہمنوں نے وید منتر کے پڑھ پڑھ کر دیوتوں کو اواہن کیا تھا *

دیوتے منتر کے پربھاؤ سے جگ شالا میں آئے تین سو پشو - پکشی اور دریائی پرندے ہون میں چڑھائے گئے دیو رشی نارد گندہربوں اور اپسراؤں نے گیت گائے - بیاس جی کے ودیان مان چیلوں نے جگ میں اواہن کرنا شروع کیا - لبوا - لبو چترسین اور بہت سے گندہربوں نے کیرتن کیا - برہمنوں نے پشوؤں کا مانس پکایا *

شام کرن گھوڑے کا بلب پردان کر کے ہون میں ڈال دیا - اور کچھ بھاگ نکال کر علیحدہ پکایا - گھوڑے کا باقی ماندہ گوشت ہون میں ڈالا گیا *

رامائن بالمیکی لنکا کانڈ سرگ ۸۹ صفحہ ۸۰۴

اندرجیت پتا کے تخت کا طواف کر کے جگیہ شالا میں آیا ہون کرنے لگا - سیاہ بکرا جھٹکا دیا - اور اگنی بکرے کا سوجاٹ گئی -

رامائن بالمیکی لنکا کانڈ سرگ ۸۱ صفحہ ۸۳۴

اندرجیت تملا دیوی کے استھان پر پہنچا - اور جگیہ کرنے لگا - بکرے اور بھینسوں کے خون سے آہوتی دینے لگے *

مہابھارت شانتی پرب حصہ سوئم ادھیائے ۱۲ صفحہ ۵۰۴

یہ ضروری ہے - کہ جو پشو جگ میں بلی دئے جاتے ہیں وہ سب سیدھے سرگ میں جاتے ہیں - اور جگ کرنے والا بھی پشوؤں کے ساتھ سرگ میں آنند بھوگتا ہے - دنیا میں جگ ہی مقدم ہے - جگ کی وجہ سے دنیا قائم ہے - اس بیان سے مترشح ہے - کہ جگ میں پشوؤں کا چڑھانا ضروری ہے *

منوسمرتی ادھیائے ۵ - شلوک ۴۰

پشو - درخت - پرند - کچھوا وغیرہ یہ سب یگیہ کے واسطے مارے جانے سے اتم ذات کو دوسرے جنم میں پاتے ہیں -

منوسمرتی ادھیائے ۵ - شلوک ۴۲

ایسے کرموں میں پشو کو مار کر وید کے اصل مطلب کو جاننے والا براہمن آپ کو اور اس پشو کو اتم گت کو پہنچاتا ہے *

منوسمرتی ادھیائے ۳ - شلوک ۱۲۳

ہر ایک مہینہ میں پتروں کا جو شرادھ کیا جاتا ہے - وہ ایشور بادی کہلاتا ہے - اور اس کو اچھے مانس سے کرنا چاہیئے -

منوسمرتی ادھیائے ۳ شلوک ۲۶۸ و ۲۶۹

مچھلی کے گوشت سے دو مہینہ تک اور ہرن کے گوشت سے تین مہینہ تک اور بھیڑ کے گوشت سے چار مہینہ تک بکرا کے گوشت سے چھ مہینہ تک پتر آسودہ رہتے ہیں

منوسمرتی ادھیائے ۳ شلوک ۲۷۰

جنگلی سوٴر یا بھینسا کے گوشت سے دس مہینہ تک اور خرگوش یا کچھوے کے گوشت سے گیارہ مہینہ تک (بزرگ آسودہ حال رہتے ہیں)

منوسمرتی ادھیائے ۴ - شلوک ۲۶

جب نیا غلہ پیدا ہو - اسوقت اشٹ سے ہون کرنا اور فصل کے آخیر بھی چتر ماس یگیہ سے اور دونوں ابن میں پشو سے ہون کرنا چاہیئے - اور سال کے آخیر پر اگنوم وغیرہ یگیہ کرے *

منوسمرتی ادھیائے ۴ شلوک ۲۸

جو آگ نیا غلہ اور پشو مانس سے آسودہ نہیں ہوتی وہ اس آدمی کے پران کو بھوجن کرنے کی اچھا کرتی ہے - جس نے نئے غلہ اور پشو کے ماس سے یگیہ نہیں کیا اور کھانے لگا *

منوسمرتی ادھیائے ۴ شلوک ۲۷

جو براہمن بہت زیادہ عمر ہونیکی خواہش رکھتا ہو - وہ نیا غلہ جب تک اس غلہ سے یگیہ نہ کرے اور پشو کا مانس جب تک اس مانس سے یگیہ نہ کرے - دونوں کو بھوجن نہ کرے -

منوسمرتی - ادھیائے ۵ - سلوک ۲۲

یگیہ کے واسطے اور نوکروں کے کھانے کے واسطے اچھے ہرن اور پکش پرند مارنا چاہیئے اگست رشی نے اگلے زمانہ میں ایسا کیا ہے -

منوسمرتی ادھیائے ۵ شلوک ۲۳

اگلے زمانہ میں رشیوں نے یگیہ کے لئے کھانے کے ہرن اور پکشیوں کو مارا ہے -

مہابھارت انوشاسن پرب ادھیائے ۲۴ صفحہ ۱۵۲۹

(ایک رشی نے انسان کا بچہ ذبح کر کے پکایا)

سادھارن منش یا ہتیا کاری پرش نے نہیں - بلکہ ایک رشی نے منش کا بالک ذبح کر کے پکایا -

اس سے زیادہ اور کیا قربانی کا ثبوت ہو سکتا ہے - چرند پرند سے لے کر چوپاؤں - برہمنوں - اور انسان کے بچوں تک کی قربانی کا ذکر ہندو پستکوں میں پایا جاتا ہے لیکن پھر بھی انکار ہی کئے جاتے ہیں - اور اپنی پستکوں کا پاٹھ نہیں کرتے - اگر وہ اپنی کتابوں کو دیکھیں - تو ان کو حقیقت معلوم ہو جائے -

ہمارے پاس اور بھی بہت سے پرمان ہیں - جن میں قربانی کو ضروری ٹھیرایا گیا ہے - مانس کھانا جائز ٹھیرایا گیا ہے - لیکن ہم اتنے پر ہی اکتفا کرتے ہیں - اور امید کرتے ہیں کہ ہندو بھائی - بجائے اس کے کہ دوسروں کے مذہب پر اعتراض کریں - اپنے دھرم پر ہی کاربند ہو جاوینگے *

عبدالسلام از کاٹھ گڑھ

معاملات ٹرکی اور عدم تعاون پر وائسرائے کی تقریر

۴ - نومبر ۱۹۲۱ء کو انجمن اسلامیہ سلہٹ نے ہز ایکسیلنسی وائسرائے کو ایڈریس دیا - جس کا جواب دیتے ہوئے اونہوں نے بتایا - کہ میں نے ذاتی طور پر صاحب وزیر ہند کو ایک پیغام بھیجا تھا - جس کی نسبت میرا خیال تھا - کہ شائد شرائط کی آخری منظوری سے پہلے اثر انداز ہو سکے - لیکن اب ٹرکی شرائط منظور کر چکی ہے - اس لئے یہ امر میری گورنمنٹ کے اختیار سے باہر ہے - کہ ان میں ترمیم کرانے کی غرض سے دخل دے سکے - سردست ہم ٹرکی کی بہترین مدد یہی کر سکتے ہیں - کہ نئی سلطنت کی تعمیر میں اس کی حوصلہ افزائی کریں - وہ علاقے جہاں ترکوں کی آبادی ہے - محفوظ ہیں اور اس کے خزانہ پر کسی تاوان معاوضہ نقصانات کا بار نہیں ڈالا گیا - جیسا کہ اس کے سابقہ اتحادیوں پر ڈالا گیا ہے - اور مستقبل قریب میں مسلمانوں کی متعدد آزاد ریاستوں کا ایک حلقہ پیدا ہو جائیگا - جس کے ساتھ ٹرکی نہایت دوستانہ تعلقات قایم کر سکیگا - اس لئے میں آپ سے کہتا ہوں - کہ آپ لوگ ترکوں کی موجودہ بدقسمتی کو صبر اور استقلال کی نظر سے دیکھیں ؎

عدم تعاون کا ذکر کرتے ہوئے کہا - یہ تحریک گورنمنٹ کے خلاف ہے - اس کے متعلق میں بتانا چاہتا ہوں - کہ کس طرح کاروائی کی جاتی ہے - اس تحریک کا ایک جزو یہ بھی تھا - کہ مسلمانوں کو ہندوستان سے ہجرت کر کے افغانستان کو چلے جانے کو کہا گیا - گورنمنٹ نے ان لوگوں کو خطرہ سے آگاہ کر دیا تھا - اور کہدیا تھا - کہ اس ارادہ پر اچھی طرح غور کرو - لیکن یہ کوشش بے سود ثابت ہوئی - اور کئی ہزار آدمی درہ خیبر کی راہ سے ہندوستان سے روانہ ہو گئے - میں اپنے ان دوستوں سے جو عدم تعاون کے دلدادہ ہیں - کہتا ہوں - اس پر غور کریں - پھر کیا کیفیت گذری - چند ہفتوں کے بعد کئی ہزار اپنی نادانی کا تلخ تجربہ اٹھا کر بحال زار واپس آئے - اور بہت سے لوگوں کی قبریں اس پُر مصائب سفر کے نشانات بن گئیں - میں اپنے دوستوں سے کہتا ہوں - غور کریں - اس تحریک کی وجہ سے جن لوگوں کو نقصان پہنچا وہ کون تھے ؎

اس کے بعد علی گڈھ کالج کے متعلق ذکر کرتے ہوئے کہا - میں ایک دوسری مثال پیش کرتا ہوں - اور وہ یہ کہ علی گڈھ کالج کے متعلق جو کاروائی کی گئی - اس سے نقصان کس کو پہنچا - بیچارے مسلمان طلباء کو جن کی تعلیم میں خلل پڑا - بلکہ شاید تباہ ہو گئی - کیا مسلمانوں کی تعلیمی رفتار کو اس سے زیادہ کوئی اور مہلک ضرب لگائی جا سکتی ہے جو حال میں علی گڈھ میں لگائی گئی ہے - میں تمام اہل الرائے مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں - کہ اپنی تعلیم گاہوں کے گرد جمع ہوں - اور ترک موالات کی اس پالیسی سے بیزاری کا اظہار کریں - جس کا نتیجہ اس کے سوا اور کچھ نہ ہوگا - کہ ان کی قوم کی ترقی رک جائے ؎

ہندوستان کی خبریں

عورتوں کی یونیورسٹی لالہ ہنسراج صاحب بی اے لاہور نے عورتوں کی یونیورسٹی قایم کرنے کے لئے تین لاکھ روپیہ کی اپیل شائع کی ہے ؎

بمبئی میں دریوزہ گری کا انسداد بمبئی میں اس وقت سادھو اور فقیروں کے علاوہ ساٹھ ہزار کے قریب دریوزہ گر موجود ہیں - بمبئی گورنمنٹ عنقریب ایک قانون پاس کرنے والی ہے - جس کے رو سے پولیس کو بھیک مانگنے والوں کی گرفتاری کا اختیار حاصل ہو جائیگا - اور دریوزہ گری ایک جرم قرار دیا جائیگا ؎

ملازموں سے سود پر قرضہ لاہور کا سرکاری اعلان ہے - کہ گورنمنٹ سرکاری ملازمان کے روپیہ کو جو کہ ڈاکخانہ جات کے سیونگ بنکوں میں جمع ہے - ۶ فیصدی اور پانچ فی صدی سود پر لینے کو تیار ہے - جن کی ادائیگی بتدریج ۲۵-۱۹۲۴ء میں ہوگی لیکن شرط یہ ہے - کہ جن صورتوں میں روپیہ راہن کے نام جمع ہے - ان میں راہن کو مرتہن کی طرف ایک سند بھی پیش کرنی پڑیگی - کہ مرتہن اس قرض کے دینے کے لئے تیار ہے ؎

اسلامیہ کالج اسلامیہ کالج لاہور ۱۵ - نومبر ۱۹۲۱ء کو بروز منگل بوقت ۹½ بجے کھلیگا ؎

عدم تعاون عمل کی مخالفت (الہ آباد ۳ - نومبر) کائستھ پاٹھشالہ کے ٹرسٹیوں نے عدم تعاون عمل میں طلباء کو شریک کرنے کی مخالفت کی ہے ؎

مرکزی خلافت کمیٹی کا اجلاس علی گڈھ میں بمبئی ۶ - نومبر - مرکزی خلافت کمیٹی کا ایک اہم اجلاس ۱۸ نومبر کو علی گڈھ میں منعقد کیا جائے گا ؎

ایک قومی درسگاہ کا افتتاح کلکتہ ۵ - نومبر ناکھوڈا کی مسجد میں آج مولوی ابو الکلام آزاد نے نماز جمعہ کے بعد مجوزہ قومی عربی مدرسہ کا افتتاح کیا یہ جدید قومی درسگاہ جس نصاب کے ماتحت تعلیم دیگی - وہ زیر غور ہے - اور عنقریب تیار ہو جائیگا ؎

لارڈ سنہا کا ورود کلکتہ میں کلکتہ ۶ - نومبر آج صبح لارڈ اور لیڈی سنہا کلکتہ پہنچے - لارڈ موصوف کے ہندوستانی اور یورپین دوستوں اور مداحوں کی ایک کثیر تعداد سٹیشن پر ان کے خیر مقدم کے لئے موجود تھی - جب تک لارڈ سنہا صوبہ کی گورنری کا چارجہ سر ایڈورڈ گیٹ سے نہ لیں گے - اس وقت تک وہ کلکتہ ہی میں قیام پذیر رہیں گے ؎

کمانڈر انچیف کو الوداعی ڈنر شملہ ۵ - نومبر - محکمہ فوج کی طرف سے کمانڈر انچیف کو یونائیٹڈ سروس کلب میں الوداعی ڈنر دیا گیا - ۱۶۰ افسر موجود تھے - سر کلا ڈجیکب نے کمانڈر انچیف کا جام صحت تجویز کیا - اس کے بعد کمانڈر انچیف نے برجستہ پیرائے میں اس کا جواب دیا - خیال کیا جاتا ہے - کہ کمانڈر انچیف کی روانگی شملہ سے ۱۵ - نومبر کو عمل میں آئے گی - اور بمبئی سے ۲۰ - نومبر کو عازم انگلستان ہوں گے ؎

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

میک سوئینی کا جنازہ

لنڈن - ۲۹ - اکتوبر میک سوئینی کا جنازہ کارک میں بذریعہ ایک سرکاری جہاز کے پہنچایا گیا - ہزار ہا لوگ تماشائیوں کے طور پر جمع تھے - مقامی حکام نے جنازہ اتارنے سے انکار کیا - یہاں تک کہ چند گھنٹے بعد لارڈ میئر کے رشتہ دار پہنچ گئے - جمہوریہ آئرلینڈ کے سپاہیوں نے جنازہ جہاز سے اتارا - اور سٹی ہال (دالان شہر) میں لے گئے - حکام نے کارک کے ڈپٹی لارڈ میئر اور بشپ کو اطلاع دی ہے - کہ جنازہ کے متعلق کوئی قومی نمائش یا قواعد نہ ہو - البتہ فوجی اردی یا رضاکاروں کے نشانات لگا کے جا سکتے ہیں ؀

ماتمی جلوس کی کیفیت

لنڈن - ۳۱ اکتوبر میک سوئینی کی تدفین نہایت تزک و احتشام کے ساتھ انجام پذیر ہوگی - ماتمی جلوس کا ایک تہائی میل طویل تھا - صف اول میں مذہبی پیشوا - پادری - آئرش اور آسٹریلین پادری تھے - ان کے بعد تابوت تھا - جس کے پیچھے ڈیل آیرین اور آئرلینڈ کی دوسری جمہوری مجالس کے نمائندے تھے - یہ تمام جلوس تین میل فی گھنٹہ کی رفتار سے سینٹ فنیار کے قبرستان کی طرف جا رہا تھا - جہاں پہنچ کر فداکاران آئرلینڈ نے قبر پر بندوقوں کی باڑھ چلائی ؀

تمام راستہ تماشائیوں سے بھرا ہوا تھا - آئرلینڈ کے فداکاران بلاوردی دو رویہ صف بستہ تھے - جمہوری اور دیالی اور سن فنیروں کے نشانات لگانے کے خلاف حکام کی پوری پوری متابعت کی گئی تھی - تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر فوجی سپاہیوں اور کانسٹبلوں کے قلیل دستے متعین تھے - اور زرہ پوش موٹر بھی کھڑی تھی - لیکن ان کی ضرورت نہیں پڑی - ایک ہوائی جہاز تھوڑی دیر تک مصروف پرواز رہا -

سن فنیروں کے پرچم پر گولیاں

لنڈن - ۳۰ - اکتوبر - ملنگر میں سپاہیوں کی ایک جمعیت نے کامن دانٹی ہال میں جا کر سن فنیروں کے جھنڈے پر گولیاں ماریں - جو میک سوئینی کے ماتم میں نصف مستول پر اڑ رہا تھا -

بیری کو پھانسی

لنڈن یکم نومبر - کیون بیری ڈبلن میں ڈاکٹری کا ایک طالب علم ہے - اس نے سپاہیوں پر حملہ کرنے میں حصہ لیا تھا - اسے پھانسی پر لٹکا دیا گیا - ڈبلن کے جیل کے پادری نے پھانسی کے بعد کہا - کہ میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا جو اس قدر بہادری اور دلیری کے ساتھ پھانسی کی طرف گیا ہو - جب اس کی موت کی سرکاری اطلاع دیوار پر چسپاں کی گئی - تو ایک ہزار کے مجمع نے جو پہلے ہی جیل کے باہر جمع تھے نوحہ ڈالا ؀

سن فنیروں کی زیادتیاں

اکا دکا مظالم کی خبریں آ جاتی ہیں - مسلح اشخاص نے ٹمپل مور میں دو کانیں تباہ کر کے سخت نقصان پہنچایا - بلفاسٹ میں ڈاک پر ایک دلیرانہ ڈاکہ ڈالا گیا - جو شاہراہ پر جہاں کھوے سے کھوا چھلتا تھا - کل ایک پتھر کی مار پر تھا - کیمپ ٹیاتی ضلع گیلوے میں پولیس کی ایک طلایہ گرد جمعیت پر کمین گاہ سے حملہ کیا گیا - جس سے تین اشخاص ہلاک ایک سخت مجروح دوسرا مفقود الخبر ہے - تفصیل ہنوز موصول نہیں ہوئی -

پولیس اور فوج پر لہرا حملے

لنڈن یکم نومبر - گذشتہ شب پولیس اور فوج پر لہرا حملے ہوئے جن میں پولیس کے ۲ آدمی ہلاک اور ۸ مجروح ہوئے - ایک فوجی سارجنٹ اور ایک بحری ڈرائیور بھی مجروح ہوا ؀

آئرلینڈ کے لئے سلف گورنمنٹ کی تحریک

لنڈن ۳ نومبر - لارڈ لوربرن نے دیوان خاص میں آئرلینڈ کیلئے مکمل سلف گورنمنٹ معہ مالی آزادی کی تحریک کے پیش کی ہے - جس کے رو سے بری و بحری فوج اور معاملات خارجہ امپیریل پارلیمنٹ کے ہاتھوں میں رہینگے لارڈ کرزن نے تحریک کی مخالفت کی ؀

بالشویک

بالشویکوں کا تمام محاذ پر حملہ

قسطنطنیہ یکم نومبر موسم سرما سے قبل بالشویکوں نے آخری کوشش کرتے ہوئے تمام محاذ پر جارحانہ حملہ شروع کر دیا ہے - جنرل رینگل کے پیرو شکست کھا رہے ہیں - اور انہوں نے الگزنڈر - اوسک اور بروسیانسک خالی کر دیا ہے ؀

بالشویکوں کے خلاف شورش

- لنڈن یکم نومبر - کوپن ہیگن کا ایک تار مظہر ہے - کہ سائبیریا میں بالشویکوں کے خلاف شورش پھیل رہی ہے - اسک میں ۸۱ سازشیوں کو جو زیادہ تر افسر ہیں پھانسی دی گئی ہے - کرنل سمناف کاسکوں کی بے قاعدہ فوج کا لیڈر بالشویکوں کے ہاتھوں میں گرفتار ہو گیا ہے ؀

عراق عرب

کوفہ کے کیمپ پر حملہ عظیم

لنڈن یکم نومبر سرکاری بیان میں عربوں کے ساتھ متعدد جھڑپیں ہونے کی خبر ہے - کوفہ کے کیمپ پر رات کے وقت ایک عظیم حملہ کیا گیا - جسے پسپا کیا گیا - غنیم کے نقصان جان کا اندازہ سو سے زیادہ ہے - وسطی فرات کے دستوں نے ۸۰۰ عرب گرفتار کئے ؀

عراق عرب کی طرف سے تسلی

لنڈن ۲ - نومبر دیوان عام میں سر پرسی کاکس کے مشن کے متعلق مسٹر بونر لا نے ایک طویل بیان دیا جس میں کہا - کہ عراق عرب کی حالت کی نسبت اب پریشان کن تردد کی کوئی وجہ نہیں رہی ؀

متفرق خبریں

پروفیسر چانسلر معطل کر دیئے گئے

نیویارک کی خبر ہے - کہ پروفیسر چانسلر جو محکمہ اقتصادیات سیاسیات و اخلاقیات کے ووسٹر کالج (اوہیو) کے افسر اعلیٰ تھے اس بنا پر برخاست کر دیئے گئے - کہ انہوں نے ایک گشتی تحریر میں لکھا تھا - کہ ہارڈنگ حبشی نسل سے ہیں - جو غلط ہے ؀

لنڈن میں ہندوستانی طلباء

بہ تعداد کثیر طلباء لنڈن آ رہے ہیں - یونیورسٹی میں ان کے لئے گنجائش نہیں رہی - سرکاری بیان ہے - ایک سرکاری شخص کا مشورہ ہے - کہ جب تک جگہ ملنے کا یقین نہ دلایا جائے - وہ لنڈن نہ آئیں ؀

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر مالکان کیلئے شائع ہوا)